علامہ محمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ

تحریر: جناب مولانا عبدالعظیم انصاری قصور

مولانا محمد مدنی رحمہ اللہ 18 فروری 2002ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر کے عالمِ جاودانی کا سفر اختیار کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک عرصے سے صاحب فراش تھے اور لاہور ہسپتال میں داخل تھے کہ وقت موعود آ پہنچا۔ ان کی دفات کی اچانک اطلاع سن کر دل کو انتہائی صدمہ لاحق ہوا۔ اس دار فانی میں ہر روز لوگ آتے ہیں اور جاتے ہیں۔ لیکن ایک صاحب علم وفضل اور نامور عالم دین کا انتقال اس قحط الرجال کے دور میں ایک بہت بڑا سانحہ اور المیہ ہے۔ مولانا محمد مدنی علیہ الرحمہ کا تعارف مجھ سے اس دور میں ہوا جب میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے دفتر شیش محل روڈ میں ناظم دفتر تھا۔ حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ جمعیت کے صدر اور حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ ناظم اعلیٰ تھے۔ اسی دوران جماعت کی عظیم درسگاہ جامعہ سلفیہ کا قیام عمل میں آیا۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے طلباء میں قاضی محمد اسلم سیف، حافظ عزیز الرحمٰن لکھوی، مولانا حافظ بنیامین، مولانا علی محمد، مولانا محمد مدنی، مولانا محمد علی جانباز اور دیگر علمائے کرام سے اس عاجز کے مخلصانہ روابط وتعلقات تھے۔

اس وقت جامعہ سلفیہ کی نظامت اور اہتمام حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کے سپرد تھا جو حق بحق دار رسید کے مصداق تھا۔ بعد میں بوجوہ اس میں تبدیلی واقع ہوگئی۔ حضرت سید داؤد غزنویؒ کی ہدایت پر میں جامعہ کے سالانہ امتحان کے موقع پر مختلف مدارس کے ماہر اور تجربہ کار اساتذہ کرام سے جامعہ کے نصاب کے مطابق تمام علوم وفنون کی کتابوں کے سوالات کے پرچے مرتب کراتا...... پھر خود ہی دفتر میں موجود سائیکلو سٹائل مشین پر تعداد کے مطابق پرچے تیار کر کے انہیں لے کر امتحان کی مقررہ تاریخ پر فیصل آباد جاتا اور اپنی نگرانی میں پرچے حل کراتا۔ بعد میں نتائج مرتب کر کے حضرت مولانا غزنوی رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ آپ میری اس کارکردگی سے نہایت خوش ہوتے اور تحسین وتبریک سے نوازتے۔ پھر تمام پرچے ناظم تعلیم کے سپرد کر دیئے جاتے۔ جو جامعہ سلفیہ فیصل آباد تشریف لے جا کر طلباء کو نتائج سے آگاہ کرتے۔ نتائج کے لحاظ سے مولانا محمد مدنیؒ کا شمار ان طلباء میں ہوتا تھا جو کارکردگی کے لحاظ سے اعلیٰ پوزیشن حاصل کرتے۔ حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور اس کی طرف سے ودیعت

کردہ فہم وفراست اور علم وحکمت کی بدولت ملک بھر سے جماعت اہلحدیث میں سے بلند پایہ اور عالی دما
شخصیت کو مرکزی مجلس شوریٰ اور عاملہ کیلئے منتخب کر رکھا تھا۔جن میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے اعا
رجال شامل تھے۔ نامور اصحاب علم وفضل، تاجر پیشہ حضرات، سیاستدان اور دانشور بلند پایہ صفات بزرگو
کی ایک قابل تعریف ٹیم تھی۔ جنہیں جماعت کا محسن کہنا مناسب ہوگا۔ان کے اسمائے گرامی کے تذکرہ
مضمون بہت طویل ہو جائے گا۔ ان علماء عظام میں محترم حضرت مولانا حافظ عبدالغفور رحمہ اللہ والد گرا
علامہ محمد مدنی بھی تھے۔ جن کا شمار جید علماء کرام میں ہوتا تھا۔ یہ سب حضرات پارلیمانی آداب واطوار، مجلس
قواعد وضوابط سے پوری طرح آگاہ تھے۔

حضرت مولانا حافظ عبدالغفورؒ نے اپنے جذبہ علمی اور دینی ذوقِ فراواں کی وجہ سے اپنے فرز
عزیز علامہ محمد مدنیؒ کو جو اولاد میں سب سے بڑے تھے۔علومِ دین کے حصول کی خاطر وقف کر دیا تھا۔علا
محمد مدنیؒ کے ایک خالو الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی رحمہ اللہ حجاز میں متمکن تھے۔ وہ کچھ عرصہ جام
اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی میں بطور استاذ خدمات بھی انجام دیتے رہے۔ اس تعلق سے حضرت مولانا حاف
عبدالغفورؒ کے الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی رحمہ اللہ کی وساطت سے سعودیہ کی عظیم شخصیات اور شیو
سے قریبی مراسم اور تعلقات پیدا ہو گئے اور وہاں علمی حلقوں میں آپ کو احترام کو نظر سے دیکھا جاتا۔

حافظ صاحب نے اپنے بیٹے علامہ محمد مدنی کا جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخل کرادیا۔ وہاں
آپ علوم وفنون سے سرفراز ہو کر فاضل مدینہ یونیورسٹی اور مدنی ایسے معزز القاب سے معروف ہوئے۔حاف
عبدالغفورؒ نے اپنی زندگی میں عظیم درسگاہ جامعہ علوم اثریہ جہلم کے نام سے ایک بہت بڑا علمی ادارہ قائم کیا
اس کی تاسیس کے موقع پر حضرت حافظ صاحبؒ کی کوشش کی بدولت امام کعبہ فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل
بھی جہلم تشریف لائے اور ان کے مبارک ہاتھوں سے جامعہ علوم اُثریہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس تقریب
میں ملک کے اطراف واکناف سے بہت سے اہل علم اور اہم شخصیات نے شرکت کی۔حضرت حافظ صاح
کی دعوت پر یہ عاجز بھی جہلم حاضر ہوا۔ وہاں میرا قیام تو اپنے ایک دوست محمد افضل صاحب کے ہاں تھا
لیکن حافظ صاحبؒ اپنے مخلصانہ تعلقات کی بناء پر باصرار کسی خدمت کیلئے دریافت فرماتے رہے۔اس تقریب
میں حضرت سید پیر بدیع الدین شاہ راشدیؒ بھی سندھ سے تشریف لائے۔

16 اکتوبر 1986ء کو حضرت حافظ عبدالغفورؒ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ تو ان کی وفات کے ب

جامعہ علوم اُثریہ کی تعمیر کے سلسلے میں تمام امور کی انجام دہی اور تعلیمی وتدریسی نظام کی نگرانی اور اہتمام کی تمام تر ذمہ داری علامہ محمد مدنیؒ کے کاندھوں پر آ پڑی۔ جنہیں وہ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ تادم زیست باحسن طریق انجام دیتے رہے۔ علامہ محمد مدنی کی شخصیت علم وفضل کے لحاظ سے نادرالوجود تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی صلاحیتوں سے بدرجہ اتم بہرہ ور کر رکھا تھا۔ آپ کو دینی علوم میں فوقیت تو حاصل تھی ہی اس کے ساتھ آپ کو سیاسی اور انتظامی امور میں بھی مکمل دسترس حاصل تھی۔ والدگرامی کی وفات کے بعد ان کا غیر ملکی چھوڑا ہوا مجوزہ کام آپ نے نہایت محنت وکاوش، سعی وجہد اور حسنِ تدبیر کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ طلباء کی درسگاہ کے ساتھ طالبات کی تدریس وتعلیم کیلئے بھی بہترین انتظام فرمایا اور اس سلسلے میں الگ ایک بہت بڑی بلڈنگ تعمیر کی۔ آپ ہمہ وقت مصروفِ کار رہنے والے انتھک اور محنتی انسان تھے۔ بلند پایہ مقرر اور خطیب، تجربہ کار مدرس، اعلیٰ صلاحیتوں سے متصف، منتظم اور فعال بزرگ تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر بھی تھے۔ مجلس عاملہ کے اجلاس میں تشریف لاتے تو پیش آمدہ امور ومسائل پر نہایت جچے تلے انداز میں اپنی رائے کا اظہار کرتے۔

بیرون ملک اسلامی ملکوں سعودی عرب، کویت، متحدہ عرب امارات (شارجہ، الفجیرہ، راس الخیمہ، دبئی) اور قطر وغیرہ کے علاوہ انگلستان میں بھی تبلیغی دوروں پر تشریف لے جاتے رہے۔ سعودی عرب میں تو قریباً ہر سال رمضان مبارک میں جاتے۔ دوتین بار اس عاجز کو بھی حرمین شریفین میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ وہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں اکثر ملاقات ہوتی رہی۔ عندالملاقات فرماتے کہ میرے متعلق کوئی خدمت ہوئی بلا جھجک فرمایئے۔ آپ کی علمی، دینی، تبلیغی اور جماعتی خدمات کا حلقہ نہایت وسیع تھا۔ جس کیلئے یہ کہنا مناسب ہے کہ ''ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما'' آپ کی وفات سے جماعت اور علمی حلقوں میں جو خلاء واقع ہوگیا ہے اس کا پر ہونا بظاہر ناممکن نظر آتا ہے۔ اس قسم کی ہمہ صفت موصوف شخصیات روز روز کہاں پیدا ہوتی ہیں۔ قضاء وقدر کے فیصلے کے آگے سر جھکانا پڑتا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے   بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

گذشتہ چند سال میں جماعت کی بعض نہایت بلند مرتبت شخصیات کی پے درپے وفات سے جماعت کو انتہائی ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین اور خصوصاً علامہ مدنیؒ کی مغفرت فرمائے اور ان تمام عبادالرحمٰن کو اپنے ظلِ رحمت میں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین